بارش میں دو نمازوں کو جمع کرنا؟

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

بارش میں دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنا جائز ہے:

❁ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۳۱۱ھ) فرماتے ہیں:

لَمْ يَخْتَلِفْ عُلَمَاءُ الْحِجَازِ أَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْمَطَرِ جَائِزٌ.

''علمائے حجاز کا اتفاق ہے کہ بارش میں دو نمازوں کو جمع کرنا جائز ہے۔''

(صحيح ابن خُزيمة: 85/2)

❁ سعید بن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا:

جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ، فِي غَيْرِ خَوْفٍ، وَلَا مَطَرٍ (وَفِي لَفْظٍ: وَلَا سَفَرٍ)، قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: لِمَ فَعَلَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: كَيْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهٗ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر وعصر اور مغرب وعشا کو بغیر کسی خوف اور بارش (ایک روایت میں بغیر کسی خوف اور سفر) کے جمع کیا۔(سعید بن جبیر کہتے ہیں:) میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا: اس لیے کہ امت پر مشقت نہ ہو۔''

(صحيح مسلم: 705/54، 50)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

صَلَّيْتُ مَع رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ ثَمَانِيًا جَمِيعًا، وَسَبْعًا جَمِيعًا؛ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ .

''میں نے مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں ظہر اور عصر کی آٹھ رکعات اور مغرب وعشا کی سات رکعات جمع کر کے پڑھیں۔''

(صحيح البخاري: 543، 1174، صحيح مسلم: 55/705)

شیخ الاسلام، ابن تیمیہ رحمہ اللہ (728ھ) فرماتے ہیں:

اَلْجَمْعُ الَّذِي ذَكَرَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ لَّمْ يَكُنْ بِهٰذَا وَلَا بِهٰذَا، وَبِهٰذَا اسْتَدَلَّ أَحْمَدُ بِهٖ عَلَى الْجَمْعِ لِهٰذِهِ الْأُمُورِ بِطَرِيقِ الْأَوْلٰى، فَإِنَّ هٰذَا الْكَلَامَ يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ الْجَمْعَ لِهٰذِهِ الْأُمُورِ أَوْلٰى، وَهٰذَا مِنْ بَّابِ التَّنْبِيهِ بِالْفِعْلِ، فَإِنَّهٗ إِذَا جَمَعَ لِيَرْفَعَ الْحَرَجَ الْحَاصِلَ بِدُونِ الْخَوْفِ وَالْمَطَرِ وَالسَّفَرِ، فَالْحَرَجُ الْحَاصِلُ بِهٰذِهٖ أَوْلٰى أَنْ يُّرْفَعَ، وَالْجَمْعُ لَهَا أَوْلٰى مِنَ الْجَمْعِ لِغَيْرِهَا .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جن دو نمازوں کو جمع کرنے کا ذکر کیا ہے، وہ نہ خوف کی وجہ سے تھیں، نہ بارش کی وجہ سے۔ اس حدیث سے امام احمد رحمہ اللہ نے استدلال کیا ہے کہ خوف اور بارش میں تو بالاولیٰ نمازیں جمع ہو گی۔ مذکورہ بحث سے معلوم ہوتا ہے کہ ان امور میں نمازوں کو جمع کرنا بالاولیٰ جائز ہے۔ یہ تنبیہ بالفعل کی قبیل سے ہے۔ جب خوف، بارش اور سفر کے بغیر درپیش مشقت کو ختم کرنے کے لیے دو نمازوں کو جمع کیا جا سکتا ہے، تو ان

اسباب کی مشقت کو ختم کرنا تو بالاولیٰ جائز ہوگا، لہٰذا خوف، بارش اور سفر کی بنا پر نمازوں کو جمع کرنا دیگر امور کی بنا پر جمع کی نسبت اولیٰ ہوگا۔“

(مَجموع الفتاوٰی: 76/24)

علامہ البانی رحمہ اللہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول [فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ] کی شرح میں فرماتے ہیں:

إِنَّهٗ يُشْعِرُ أَنَّ الْجَمْعَ لِلْمَطَرِ كَانَ مَعْرُوفًا فِي عَهْدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوْ لَمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ؛ لَمَا كَانَ ثَمَّةَ فَائِدَةٌ مِنْ نَّفْيِ الْمَطَرِ كَسَبَبٍ مُبَرِّرٍ لِّلْجَمْعِ، فَتَأَمَّلْ.

”یہ الفاظ سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں بارش کی وجہ سے نمازوں کو جمع کرنا معروف تھا۔ غور فرمائیے! اگر ایسا نہ ہوتا، تو بارش کو نمازیں جمع کرنے کا سبب قرار دینے کا کوئی فائدہ نہ تھا۔“

(إرواء الغَليل: 40/3)

❁ **نافع مولیٰ ابن عمر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:**

كَانَتْ أُمَرَاءُ نَا إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ مَطِيرَةٌ؛ أَبْطَأُوا بِالْمَغْرِبِ وَعَجَّلُوا بِالْعِشَاءِ قَبْلَ أَنْ يَّغِيبَ الشَّفَقُ، فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي مَعَهُمْ، لَا يَرٰى بِذٰلِكَ بَأْسًا، قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: وَرَأَيْتُ الْقَاسِمَ، وَسَالِمًا يُّصَلِّيَانِ مَعَهُمْ، فِي مِثْلِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ.

”جب بارش والی رات ہوتی، تو ہمارے امرا مغرب کو تاخیر سے ادا کرتے اور شفق (سرخی) غائب ہونے سے پہلے عشا کے ساتھ جمع کر لیتے۔ سیدنا ابن

عمر رضی اللہ عنہما ان کے ساتھ ہی نماز پڑھتے تھے اور اس میں کوئی حرج خیال نہیں کرتے تھے۔ عبید اللہ بیان کرتے ہیں: میں نے قاسم اور سالم رحمہما اللہ کو دیکھا کہ وہ دونوں ایسی رات میں امرا کے ساتھ مغرب وعشا کو جمع کرتے تھے۔''

(المؤطّأ للإمام مالك: 331، السّنن الكبرٰى للبيهقي: 168/3، وسندهٗ صحيحٌ)

۞ ہشام بن عروہ تابعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

رَأَيْتُ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ؛ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، فَيُصَلِّيهِمَا مَعًا، عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، لَا يُنْكِرُونَهٗ.

''میں نے ابان بن عثمان رحمہ اللہ کو بارش والی رات مغرب وعشا کی نمازوں کو جمع کرتے دیکھا۔ عروہ بن زبیر، سعید بن مسیّب، ابوبکر بن عبدالرحمٰن اورابو سلمہ بن عبدالرحمٰن رحمہم اللہ اس پر کوئی اعتراض نہیں کرتے تھے۔''

(مصنّف ابن أبي شَيبة: 234/2، السّنن الكبرٰى للبَيهقي: 168/3، وسندهٗ صحيحٌ)

۞ عبدالرحمٰن بن حرملہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُصَلِّي مَعَ الْأَئِمَّةِ، حِينَ يَجْمَعُونَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ.

''میں نے سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کو امرا کے ساتھ بارش والی رات میں مغرب وعشا کی نمازوں کو جمع کر کے پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة: 234/2، وسندهٗ حسنٌ)

❁ ابومودود، عبدالعزیز بن ابوسلیمان رحمہ اللہ کہتے ہیں:

صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ .

''میں نے ابوبکر بن محمد کے ساتھ مغرب وعشا کی نماز پڑھی، انہوں نے بارش والی رات میں دونوں نمازوں کو جمع کیا تھا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 234/2، وسندهٗ حسنٌ)

❁ شیخ الاسلام، ابن تیمیہ رحمہ اللہ (728ھ) فرماتے ہیں:

هٰذِهِ الْآثَارُ تَدُلُّ عَلٰى أَنَّ الْجَمْعَ لِلْمَطَرِ مِنَ الْأَمْرِ الْقَدِيمِ، الْمَعْمُولِ بِهٖ بِالْمَدِينَةِ زَمَنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ، مَعَ أَنَّهٗ لَمْ يُنْقَلْ أَنَّ أَحَدًا مِّنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ أَنْكَرَ ذٰلِكَ، فَعُلِمَ أَنَّهٗ مَنْقُولٌ عِنْدَهُمْ بِالتَّوَاتُرِ جَوَازُ ذٰلِكَ .

''ان آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ بارش کی وجہ سے دونمازوں کو جمع کرنا ایسا معاملہ ہے جو شروع سے چلا آرہا ہے۔ اس پر صحابہ و تابعین کرام کے دور میں مدینہ میں بھی عمل ہوتا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کسی ایک بھی صحابی سے اس پر اعتراض کرنا منقول نہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ و تابعین سے بالتواتر اس کا جواز منقول ہے۔'' (مجموع الفتاوٰی : 83/24)

مولانا عبدالشکور لکھنوی، فاروقی لکھتے ہیں:

''امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک سفر میں اور بارش میں بھی دو نمازوں کا ایک وقت میں پڑھ لینا جائز ہے اور ظاہر احادیث سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے،

لہٰذا اگر کسی ضرورت سے کوئی حنفی بھی ایسا کرے،تو جائز ہے۔''

(علم الفقہ ،حصہ دوم،ص : 150)

یاد رہے کہ بارش کی صورت میں جمع تقدیم و تاخیر،دونوں جائز ہیں۔تقدیم میں زیادہ آسانی ہے،نیز جمع صوری کو بھی اختیار کیا جا سکتا ہے۔

❀❀❀❀❀❀❀